قرآنی اصطلاح المحصنات کی لغوی تحقیق

Deciphering the Linguistic Nuances of 'Al-Mohsanat' in the Quran

صائمہ بی بی

Abstract:

The Quran is a vast ocean of knowledge, and the deeper you delve into it, the more doors to new knowledge will open to you. Therefore, it is essential to make an effort to understand the meanings and Quranic terminologies. Acquiring knowledge of Quranic terminology is key to understanding the Quran, much like understanding the architectural terms is essential for building a structure."Mohsanat" is an important Quranic term used in various contexts in the Quran. It encompasses the idea of safeguarding and protecting. Allah has bestowed the title of "Mohsanat" on noble women in the Quran, those who protect their modesty and honor. If they are unmarried, their family provides protection, ensuring their honor and modesty. If they are married, they enjoy even greater protection because they are part of two families, ensuring their further security. Allah has granted a high status and honor to believing women by calling them "Mohsanat." This Quranic term, along with its linguistic connotations, makes it clear that marriage preserves a woman's honor and modesty.

Keywords: Al-Mohsanat, modesty, honor, marriage, protection

ابتدائیہ:

ہر سال 8 مارچ کو پوری دنیا میں خواتین کا عالمی دن منایا جاتا ہے جو کہ پاکستان میں بھی منایا جاتا ہے کئی شہروں میں خواتین کی ریلیاں نکالی جاتی ہیں جس میں وہ ایسے نعرے لگاتے ہیں اور ایسے کتبے اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں جو کچھ اس پر درج ہوتا ہے، ایک شریف آدمی اس کو اپنی زبان پر نہیں لا سکتا اور زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس میں ان غلیظ اور فحش باتوں کے علاوہ کئی اسلامی احکام کا بھی علانیہ مذاق اڑاتے ہیں جس میں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ خواتین کے مسائل اس وقت تک حل نہیں ہو سکتے جب تک نکاح کو ختم نہیں کیا جاتا ہے خواتین کے ساتھ ہونے والی ناانصافی اور ظلم کے خاتمے کے لیے ہمیں نکاح کو ختم کرنا چاہیئے اس میں انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ بر صغیر میں نکاح کی رسم انگریز لے کر آئے اس سے پہلے اس کا یہاں کوئی تصور نہیں تھا۔ (نعوذ باللہ من ذلک) قرآن کریم نے عورت کو محصنہ کہہ کر بے انتہا عزت سے نوازا ہے اسلامی معاشرہ میں خاندان سے جڑے ہوئے ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کو بڑی قدر و منزلت اور عزت کا مرتبہ حاصل ہے جس سے مغرب زدہ اور این جی اوز کے بہکاوے میں آئی ہوئی عورتیں آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ عورت کو جو مقام اور عزت اللہ نے دی ہے وہ اس کو واضح کر دیا جائے اور جو عورتیں مغرب سے متاثر ہو کر نکاح سے آزادی کا نعرہ لگاتی ہیں ان کو ان کا کھویا ہوا مقام

ریسرچ اسکالر، مالاکنڈ یونیورسٹی

اور مرتبہ یاد دلایا جائے کہ اللہ تعالی نے عورت کو محصنات کا خوبصورت لقب دے کر اسے بہت عزت دی ہے جو کہ مغرب + کبھی نہیں دے سکتا۔ محصنات بھی قرآن کی ایک اہم اصطلاح ہے جس کو سمجھنا بہت ضروری ہے کہ اللہ تعالی نے کونسی عورت کو محصنہ کہاہے، محصنہ کی کون کونسی صفات ہیں جن کو اپنا کر ہم خود کو اس خوبصورت لقب کا مصداق بنا سکیں۔

محصنات کی لغوی تحقیق:

لفظ محصنات کا مصدر احصان ہے جس کا مادہ ہے، ح، ص، ن (حصن)۔ عربی کی مستند لغات میں اس کے مندرجہ ذیل معانی ملتے ہیں:

- حصن، حصانۃ: محفوظ و مضبوط ہونا
- حصنت المرأۃ: پاکدامن ہونا
- تحصین احصان: مضبوط و مستحکم بنانا، مضبوطی، تقویت، قلعہ بندی
- محصنۃ و محصنۃ: شادی شدہ عورت، عفیفہ
- حصان (ح کے زیر کے ساتھ) گھوڑا (۱)
- محصن: محفوظ و بلند جگہ ،قلعہ، ہتھیار
- محصن: زنبیل، تالا، محل (۲)
- الحصان (ح کے زبر کے ساتھ) موتی
- المحاصن: حاملہ عورتیں (۳)
- حصن الانسان والحیوان من المرض: انسان یا حیوان کو بیماری سے بچانے کے لئے تدابیر کرنا۔ (۴)

محصنات کا لفظ احصان سے بنا ہے جس کے معنی ہیں روک یا قید میں آجانا، قلعہ بند ہونا اور محفوظ ہو جانا اس طرح محصنات کے لغوی معنی اخلاقی طور پر قلعہ بند یا محفوظ عورتوں کے ہیں۔ (۵)

محصنات کے لغوی مفہوم کے بارے میں مفسرین کے اقوال:

امام راغب اصفہانی:

محصن(قلعہ) محصن کے اصل معنی تو قلعہ کو مسکن بنالینے کے ہیں مگر مجازاہر قسم کا بچاؤ حاصل کرنے پر یہ لفظ بولا جاتا ہے اسی سے درع حصین (زرہ محکم)اور درس حصان اسپ نر و نجیب کا محاورہ ہے کیونکہ زرہ بدن کے لیے اور گھوڑا اپنے سوار کے لئے ایک طرح سے بمنزلہ قلعہ ہوتا ہے۔(۶)

مولانا امین احسن اصلاحی:

احصان کے معنی کسی شے کو اپنی حفاظت وحمایت میں لینے کے بھی ہے اور کسی کی حفاظت وحمایت میں ہونے کے بھی ہے اسی سے محصنات کا لفظ ہے جو ان عورتوں کے لئے بولا جاتا ہے جو کسی کی قید نکاح میں ہوں۔ نیز یہ لفظ لونڈیوں کے مقابل لفظ کی حیثیت سے بھی استعمال ہوتا ہے اس صورت میں اس کا اطلاق حرائر اور شریف زادیوں پر ہوتا ہے۔(۷)

ابو عبد اللہ القرطبی:

تحصن کا معنی بچنا ہے اس سے الحصن (قلعہ) ہے کیونکہ اس میں حفاظت کی جاتی ہے اس سے اللہ کا ارشاد ہے (وعلمنہ صنعة لبوس لکم لتحصنکم من باسکم)اور ہم نے سکھادیا انہیں زرہ بنانے کا ہنر تمہارے فائدے کے لئے تاکہ وہ بچائے تمہیں تمہاری زد سے۔ اسی سے گھوڑے کے لیے حصان (بکسر الحاء) استعمال ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے مالک کو ہلاکت سے بچاتا ہے۔ الحصان پاک دامن عورت جو اپنے آپ کو ہلاکت سے بچاتی ہے۔حصنت المرأة تحصن فھی حصان جیسے جنبت المرأة فھی جبان۔ المحصنات سے مراد خاوند والی عورتیں ہیں کہا جاتا ہے امرأة محصنة یعنی شادی شدہ عورت اور محصنة آزاد عورت کو بھی کہتے ہیں اور محصنة سے مراد پاکدامن عورت بھی ہوتی ہے۔یعنی فسق سے رکنے والی۔اور آزادی آزاد عورت کو ایسے کام سے روکتی ہے جو غلام کرتے ہیں۔(۸)

مولانا عبد الماجد دریابادی:

احصان کے معنی روک میں آجانا الا حصان في اللغة المنع (کبیر) آیت محصنت کے معنی ہوئے قید میں آجانے والیاں مراد شادی شدہ عورتیں ہیں۔ عقد نکاح کو قید سے تعبیر کرنے سے یہ اشارہ نکلا کہ ازدواج خود محافظ عفت ہے۔ای من النساء ذوات الازدواج لا ان الازواج احصنوهن ومنعوهن (ابن قتیبه) - قیل انحصت المزوجات تصور أن زوجها هوالذي احصنها (راغب) والمراد بالا حصان هنا العف-(۹)

پروفیسر حافظ احمد یار:

ح،ص،ن الحصن (افعال) احصانا: حفاظت کرنا، بچانا، محفوظ کرنا- محصن (اسم الفاعل) حفاظت کرنے والا- محصنة (اسم المفعول) محفوظ کی ہوئی۔ اس بنیادی مفہوم کے شادی شدہ خاتون، آزاد خاتون جو کنیز نہ ہو، پارسا، پاکدامن۔(۱۰)

الشیخ ابن نواب صاحب:

حصن کا اصل معنی روکنا ہے اس سے فرمان تعالی ہے لتحصنکم من باسکم تاکہ تمہیں بچائے اسی سے حاء کے کسرے کے ساتھ گھوڑے کے لیے بولا جانے والا لفظ حصان ہے کیونکہ وہ اپنے مالک کو ہلاکت سے بچاتا ہے جبکہ حاء کے فتح کے ساتھ ہو تو پاکدامن عورت پر بولا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے نفس کو روک رکھتی ہے(۱۱)

قرآن کریم میں محصنات کا لغوی استعمال:

محصنات کا مادہ لغوی معنی میں قرآن کریم میں کئی جگہوں میں استعمال ہوا ہے۔ جیسے الحصن (قلعہ یا محفوظ جگہ) اس کی جمع حصون آتی ہیں۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے "وظنوا انھم مانعتھم حصونھم من الله"(۱۲)(اور وہ سمجھ بیٹھے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ کے عذاب سے بچالیں گے)"لا يقاتلونكم جميعا الا في قرى محصنة "(یہ کبھی اکٹھے ہو کر کھلے میدان میں تمہارا مقابلہ نہ کریں گے لڑیں گے بھی تو قلعہ بند بستیوں میں)

احصن احصان (افعال)(حفاظت کرنا بچانا، محفوظ کرنا)"وعلمنه صنعة لبوس لكم لتحصنكم من باسكم "(۱۳)(اور ہم نے اس کو تمہارے فائدے کے لیے زرہ بنانے کی صنعت سکھادی تاکہ تم کو ایک دوسرے کی مار سے بچائے)"ومريم ابنت عمران التى احصنت فرجها"(۱۴)(اور عمران کی بیٹی جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تھی) "إلا قليلا ما تحصنون " (۱۵) اگر کچھ بچے گا تو بس وہی جو تم نے محفوظ کر رکھا ہو) تحصن (تفعل) تحصنا (خود کو محفوظ کرنا، بچنا، پاکدامن ہونا)"ولا تكرهوا فتياتكم على البغاء إن أردن تحصنا عرض الحيوة الدنيا"(۱۶)(اور اپنی لونڈیوں کو دنیوی فائدوں کی خاطر قحبہ گری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ خود پاکدامن رہنا چاہتی ہوں)

محصن (اسم فاعل) حفاظت کرنے والا" محصنين غير مسفحين "(۱۷)(بشرطیکہ نکاح میں ان کو محفوظ کرو نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو)

محصنۃ(اسم مفعول) محفوظ کی ہوئی۔اس بنیادی مفہوم کے ساتھ قرآن کریم میں متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے۔شادی شدہ عورت "والمحصنت من النساء"(۱۸)(اور شادی شدہ عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے) آزاد خاندانی عورت "ومن لم یستطع منکم طولا أن من المحصنت المومنت(۱۹)(اور جو تم میں سے آزاد مومنات سے نکاح کرنے کی مقدرت نہ رکھتا ہو) پاکدامن عورت "والذین یر مون المحصنت"(۲۰)(اور وہ لوگ جو پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں)

قرآنی اصطلاح المحصنات کا مفہوم:

قرآن کریم میں محصنات کا لفظ کل آٹھ مرتبہ آیا ہے۔

چار بار سورہ نساء میں آیا ہے۔

"وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ "

اس آیت محصنات کا لفظ شادی شدہ عورتوں کے لیے آیا ہے۔

"وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُم مِّن فَتَيَٰتِكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۚ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَٰنِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ ۚ فَٱنكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَءَاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ مُحْصَنَٰتٍ غَيْرَ مُسَٰفِحَٰتٍۢ وَلَا مُتَّخِذَٰتِ أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَآ أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَٰحِشَةٍۢ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى ٱلْمُحْصَنَٰتِ مِنَ ٱلْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ ٱلْعَنَتَ مِنكُمْ ۚ وَأَن تَصْبِرُوا۟ خَيْرٌۭ لَّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌۭ رَّحِيمٌۭ"

سورہ نساء کی اس آیت میں تین بار محصنات کا لفظ آیا ہے۔آیت کی شروع میں اس سے مراد آزاد کنواری عورتیں ہیں محصنت غیر مسفحت سے مراد شادی شدہ لونڈیاں ہیں اور آیت کے آخر نصف ما علی المحصنت سے مراد پھر آزاد کنواری عورتیں ہیں۔

"ٱلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۖ وَطَعَامُ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ حِلٌّۭ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّۭ لَّهُمْ ۖ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ"

سورہ مائدہ کی اس آیت میں دو بار آیا ہے لفظ محصنات آزاد کنواری عورتوں کے بارے میں

"وَٱلَّذِينَ يَرْمُونَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا۟ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَٱجْلِدُوهُمْ ثَمَٰنِينَ جَلْدَةًۭ وَلَا تَقْبَلُوا۟ لَهُمْ شَهَٰدَةً أَبَدًۭا ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ٤"

"إِنَّ ٱلَّذِينَ يَرْمُونَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ٱلْغَٰفِلَٰتِ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ لُعِنُوا۟ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌۭ"

دو بار سورہ نور میں آیا ہے پاکدامن مومن عورتوں کے بارے میں۔

محصنات کا لفظ قرآن کریم میں موقع و محل کے اعتبار سے درجہ ذیل تین معنوں میں سے کسی ایک معنی میں استعمال ہوا ہے۔

1: شادی شدہ عورتیں (قطع نظر اسکے کہ وہ آزاد ہو یا لونڈی)

2: آزاد کنواری عورتیں

3: پاکدامن اور پاکباز عورتیں

قرآن کریم میں محصنات کا لفظ ایک جگہ ایک ہی معنی میں آیا ہے اگرچہ لغت کے اعتبار سے یہ درست ہے کہ جہاں ایک غیر شادی شدہ عورت محصنہ ہے وہاں ایک آزاد شادی شدہ عورت بھی محصنہ ہوتی ہے مگر قرآن کریم میں یہ لفظ جہاں بھی آیا ہے اپنے ایک ہی معنی میں آیا ہے یعنی یا تو صرف شادی شدہ عورتوں کے لئے آیا ہے یا غیر شادی شدہ عورتوں کے لئے استعمال ہوا ہے یا پھر ان کے علاوہ اپنے تیسرے معنی پاکدامن عورتوں کے لئے آیا ہے۔ قرآن کریم میں یہ لفظ کسی ایک مقام پر بھی اپنے دو مختلف معنوں کے لیے مشترک لفظ کے طور پر استعمال نہیں ہوا ہے بلکہ ہر جگہ اپنے تینوں معنوں میں سے کسی ایک معنی میں آیا ہے۔

گویا قرآن کریم کی رو سے:

ا: وہ لونڈیاں بھی محصنات ہیں جو کسی کی قید نکاح میں آجائیں کیونکہ اس طرح ان کو اپنے شوہروں کی حفاظت و حمایت حاصل ہو جاتی ہے سورہ نساء کی آیت نمبر 25 کے الفاظ "فاذا احصن" اور "محصنت غیر مسافات" سے یہی لونڈیاں مراد ہیں۔

ب: آزاد اور شادی شدہ عورتیں بھی محصنات ہیں کیونکہ ان کو اپنے شوہروں اور اپنے خاندانوں کی دوہری حفاظت و حمایت میسر ہوتی ہے اس معنی میں یہ لفظ سورہ نساء کی آیت نمبر 24 جہاں محرمات کا تذکرہ ہوا ہے کے الفاظ "والمحصنت من النساء" یہاں محصنات سے یہی آزاد شادی شدہ عورتیں مراد ہیں۔

ج: آزاد کنواری عورتیں بھی محصنات کہلاتی ہیں کیونکہ انہیں بھی اپنے خاندانوں کی حفاظت و حمایت حاصل ہوتی ہے سورہ نساء کی آیت نمبر 25 کے آغاز میں ارشاد آئی ہے "ومن لم یستطع منکم طول آن ینکح المحصنت المومنت" (اور تم میں سے جو شخص آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو) اس مقام پر المحصنات سے میں آزاد کنواری عورتیں مراد ہیں۔

د: پاکدامن اور پاکباز عورتیں بھی محصنات ہیں کیونکہ وہ بھی اخلاقی طور پر قلعہ بند اور بدکاری سے محفوظ ہوتی ہیں سورہ نور کی آیت نمبر 4 کے الفاظ "والذین یرمون المحصنت "(اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں) میں المحصنات کا لفظ انہی پاکدامن اور پاکباز عورتوں کے لئے آیا ہے۔(۲۱)

جیسا کہ محصنات کے لغوی معانی میں ہم نے بیان کیا کہ محصن حصن کے مادہ سے ہے جس کا معنی ہے قلعہ یا محفوظ جگہ۔ قلعہ کا مطلب ہوا مضبوط، بلند و بالا، ناقابل تسخیر عمارت جیسا ایک مضبوط و محفوظ رشتہ کہ جس سے عورت کی عفت و آبرو قائم اور محفوظ رہے اور یہ مقصد صرف اور صرف نکاح جیسے مضبوط اور اٹوٹ بندھن سے حاصل ہوتا ہے۔

اسلامی نظام میں نکاح وہ مضبوط و مستحکم تعلق ہے جس میں ایک عورت ایک مرد کے لیے مخصوص ہو جاتی ہے اس طرح وہ اس مرد کے حصار میں آجاتی ہے اور محصن ہو جاتی ہے یعنی اس کی عفت و آبرو محفوظ و مامون ہو جاتی ہے۔ اور یہ نظام وہ مکمل ترین نظام ہے جو انسانی فطرت اور انسانی ضروریات کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ لیکن اس وقت دنیا میں ایک وسیع میڈیا نکاح اور خاندانی نظام کے خلاف مسلسل نشر واشاعت میں مصروف ہے اور ان تعلقات کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے جو صرف جنسی لذتیت اور وقتی خوشی پر مبنی ہوتے ہیں آج کے اس دور میں گندی اور گندے فحش فلمیں اور گندے گمراہ کردہ میڈیا کے ذرائع ہر منکوحہ عورت کو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ جب بھی اس کا دل خاوند سے اچاٹ ہو جائے وہ فوراً اپنے لئے دوست تلاش کرلے اور یہ ذرائع ابلاغ ایسی عورت کے فعل کو ایک مقدس فعل تصور کرتے ہیں جبکہ اپنے حقیقی خاوند کے تعلق کو وہ معاہدہ بیع جسم کہتے ہیں۔ (۲۲)

اسلام میں نکاح کی ضرورت واہمیت:

اسلام نے حدود و قیود، باقاعدہ اعلان واظہار کے ساتھ نکاح کا حکم دیا ہے۔ "واحل لکم ماوراء ذالکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسفحین"، "فانکحوا باذن اھلھن محصنت غیر مسفحت ولا متخذات اخدان" ان عورتوں کے سوا جو عورتیں ہیں تمہارے لیے حلال کیا گیا کہ تم اپنے اموال کے بدلہ میں (مہر دے کر ان سے احصان (نکاح) کا باضابطہ تعلق قائم کرو نہ کہ آزاد شہوت رانی کا۔۔۔ پس ان عورتوں کے متعلقین کی رضامندی سے ان کے ساتھ نکاح کرو۔۔۔ اس طرح کہ وہ قید نکاح میں ہوں نہ یہ کہ کھلے بندوں یا چوری چھپے آشنائی کرنے والیاں۔

یہاں اسلام کی شان اعتدال دیکھیں کہ جو صنفی تعلق دائرہ ازدواج کے باہر حرام اور قابل نفرت تھا وہی دائرہ ازدواج کے اندر نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے کار ثواب ہے اسے اختیار کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اس سے اجتناب کرنے کو ناپسند کیا جاتا ہے اور زوجین کا ایسا تعلق ایک عبادت بن جاتا ہے (۲۳)

قرآن میں اللہ تعالی حکم دیتے ہوئے فرماتے ہے "وانکحو الامی منکم"(۲۴) تم میں سے جو لوگ مجرد ہوں ان کے نکاح کرو۔

نکاح کی اہمیت کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پیش کئے جاتے ہیں جن سے اس تاکید کا پتہ چلتا ہے۔ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: "يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج فانه اغض للبصر وأحصن للفرج" (۲۵) (نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جسے بھی نکاح کی استطاعت ہو اسے نکاح کرلینا چاہئے کیونکہ یہ نظر کو نیچے رکھنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے۔)

آپ نے ارشاد فرمایا: "والله اني لاخشكم الله واتقاكم به لكنى اصوم وافطر واصلى وار قد و تزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس منى "(۲۶) (میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، عورتوں کیساتھ نکاح کیا کرو جس نے میری سنت سے انکار کیا وہ ہم میں سے نہیں)

"اذا احدكم اعجبته المرأة فوقعت في قلبه فليعمد الى امراته فليوا قعها فان ذالک يرد ما في نفسه"(۲۷) (جب کسی آدمی کو کوئی عورت خوبصورت لگے اور اس کے دل میں اس کی محبت آئے تو اسے اپنی بیوی کے پاس جانا چاہئے اس سے محبت کرنی چاہئے ایسا کرنے سے آدمی کے دل سے اس عورت کا خیال جاتا رہے گا۔)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح جنسی آلودگی، جنسی ہیجان اور شیطانی خیالات وافعال سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ نے نکاح کو باہمی محبت و مودت کا موثر ترین ذریعہ بتایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا "لم نر للمتحابين مثل النكاح"(۲۸) (ہم نے دو محبت کرنے والوں کے لئے نکاح سے زیادہ کوئی چیز موثر نہیں دیکھی)

اسلام میں نکاح کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ نے آدھا دین مکمل کرنے کا ذریعہ نکاح بتایا ہے ۔ آپ کا ارشاد ہے "اذا اتزوج العبد فقد استكمل نصف الدين"(۲۹) (جب کوئی شخص نکاح کرلیتا ہے تو اپنا آدھا دین مکمل کرلیتا ہے)

دیندار اور بااخلاق رشتہ ملنے کے بعد بھی نکاح نہ کرنے کا نتیجہ زبردست فتنہ وفساد کی صورت میں ظاہر ہوگا جیسا کہ آپ کے اس ارشاد سے ظاہر ہوتا ہے۔"اذا خطب الیکم من ترضون دینه وخلقه فزوجوه إلا تفعلوه تکن فتنة في الارض و فساد عریض"(۳۰)

(جب ایسا شخص تمھارے پاس نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں فتنہ وفساد برپا ہوگا) ۔

اسلام میں نکاح ہر حیثیت سے پسندیدہ ہے کیونکہ وہ فطرت انسانی اور فطرت حیوانی دونوں منشااور قانون الہی کے مقصد کو پورا کرتا ہے اور ترک نکاح وازدواج ہر حیثیت سے ناپسندیدہ ہے کیونکہ وہ دوبرائیوں میں سے ایک برائی کا حامل ضرور ہوگا یا تو انسان قانون فطرت کے منشا کو پورا ہی نہ کرے گا اور اپنی قوتوں کو فطرت سے لڑنے میں ضائع کر دے گا یا پھر وہ اقتضائے طبعیت سے مجبور ہو کر غلط اور ناجائز طریقوں سے اپنی خواہشات کو پورا کرے گا۔(۳۱)

فقہی اصطلاح میں احصان کا مفہوم:

فقہی اصطلاح میں احصان کا لفظ دو معنوں میں استعمال ہوا ہے شادی شدہ اور پاکدامن فقہی مصادر میں پہلے معنی کو احصان الرجم اور دوسرے معنی کو احصان القذف کہتے ہیں فقہی اصطلاح میں احصان ثابت ہونے کے لیے کچھ خاص شرائط ہیں جس مرد اور عورت میں احصان کی یہ شرائط پائی جائیں انہیں محصن اور محصنہ کہتے ہیں۔احصان الرجم (رجم کے علم میں احصان): حد زنا کے باب میں متضمن یا محصنہ ان کو کہتے ہیں جن میں یہ سات شرائط موجود ہوں۔

ا: آزاد ہونا، ۲:عاقل ہونا، ۳:بالغ ہونا، ۴:مسلمان ہونا،

۵:اس کا نکاح ہی ہو چکا ہو، ۶: نکاح کے بعد بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کیا ہو، ۷:میاں بیوی نکاح کے بعد ازدواجی تعلق کے وقت صفت احصان کے ساتھ متصف ہوں۔(۳۲)

آئمہ اربعہ کے نزدیک رجم کی سزا کے لیے احصان کی شرائط:

امام ابو حنیفہ:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک رجم کے علم میں محصن اس شخص کو کہتے ہے جو مسلمان ہو، آزاد ہو، عاقل و بالغ ہو، اور کسی مسلمان عاقل بالغ اور آزاد عورت کے ساتھ نکاح ہی کے ذریعے تعلقات زن شوئی قائم کر چکا ہو، ان میں سے ایک بھی شرط مفقود ہو گئی تو اسے محصن نہیں کہا جائے گا۔(۳۳)

امام مالک:

امام مالک کے نزدیک بھی احصان کی یہی شرائط ہیں البتہ ان کے نزدیک ایک شرط اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس نے اپنی من کو جہسے خلوت میں کی ہو۔(۳۴)

امام شافعی:

امام شافعی کے نزدیک احصان کے لیے نہ مجرم کا مسلمان ہونا شرط ہے اور نہ اس کی منکوحہ کا مسلمان یا آزاد ہونا شرط ہے۔(۳۵)

امام احمد:

امام احمد کے نزدیک مسلمان ہونا تو شرط نہیں ہے لیکن اس کی منکوحہ کا آزاد ہونا ضروری ہے۔(۳۶)

رجم کے حکم میں جس مرد یا عورت میں یہ شرائط پائی جائیں وہ محصن ہے اور اس پر رجم کی حد جاری ہو گی۔ خاندانی عورت کو دو حفاظتیں حاصل ہوتی ہیں ایک خاندان کی حفاظت جس کی بنا پر وہ شادی کے بغیر بھی محصنہ ہوتی ہے اور دوسری شوہر کی حفاظت جس کی وجہ سے اس کے لئے خاندان کی حفاظت پر ایک اور حفاظت کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے شادی شدہ خاندانی عورتیں غیر شادی شدہ محصنات سے زیادہ سخت سزا کی سمت ہیں کیونکہ وہ دوہری حفاظت کو توڑتی ہیں۔

احصان القذف:

" والذین یرمون الحصنت "حد قذف میں احصان باجماع علماء احصان سے اس جگہ مراد یہ ہے کہ جس پر الزام لگایا گیا ہے وہ آزاد ہو، بالغ ہو، عاقل ہو، مسلمان ہو، پاکدامن ہو، اس سے پہلے مہتم بالزنانہ ہو۔ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے "جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ محصن نہیں ہے" اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔(۳۷)

جس مرد یا عورت میں یہ شرائط پائی جائیں اور کوئی اس پر بدکاری کا الزام لگائے تو شریعت نے اس الزام لگانے والے پر اسی کوڑوں کی حد مقرر کی ہے۔

قذف کے باب میں محصنات وہ (پاکدامن) کنواری اور شادی شدہ عورتیں ہوتی ہیں جن پر زنا کے جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا جائے لیکن اس الزام کی پشت پر کوئی دلیل قاطع نہ ہو۔ اس طرح کے بغیر کسی ثبوت کے کوئی کسی بے گناہ مرد یا عورت پر اس گھناونے جرم کا الزام لگاتا پھرے اور اس پر اسے کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ یوں صبح و شام معاشرے میں لوگوں کی عزتوں پر حملہ ہوتا رہے معاشرہ بدنام ہوتا رہے اور ہر شخص پر الزام لگنے کے مواقع عام ہوں یا مرد اپنی بیوی پر شک کرے ہر شخص کو اپنے اصل و نسل کے بارے میں شک ہو جائے ہر خاندان کے ٹوٹ جانے کا خطرہ ہو تہمت، الزام اور شک کے یہ وہ حالات ہو گئے جن میں کسی شخص کو کوئی اطمینان نہ ہو گا۔ پھر اگر زناکاری کے الزامات اس طرح لگائے جاتے رہیں تو عام لوگوں کو اس جرم کے ارتکاب کی جرات ہو گی۔ اگر الزام زنا بلا ثبوت کو جرم نہ قرار دیا جائے تو پھر زنا کی اس شدید سزا کا بھی کوئی فائدہ نہ ہو گا اور پوری سوسائٹی کی فضاء اس جرم میں ملوث ہو گی اور فحاشی کے ارتکاب میں اضافہ ہو گا۔ ان وجوہات کی بنا پر لوگوں کو ناجائز تہمتوں سے بچانے کی خاطر اور اس الزام کی وجہ سے لوگوں کی عزت کو بچانے کی خاطر قرآن کریم نے حد قذف کی سزا میں محنت کی ہے اس قدر سختی کہ اس کی سزا کو ارتکاب جرم کی سزا کے قریب قریب قرار دیا لیکن اسی کوڑے اس کے ساتھ ساتھ یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ ایسا شخص فاسق قرار پائے گا اور آئندہ کبھی بھی اس کی شہادت قبول نہیں ہو گی۔ (۳۸)

مصادر و مراجع:

۱۔ القاموس الجدید صفحہ نمبر 144-145

۲۔ المنجد صفحہ نمبر 159

۳۔ مصباح اللغات صفحہ نمبر 159

۴۔ اللمعانی

۵۔ پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری، قرآن کے دامن میں، صفحہ نمبر 149

۶۔ امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن، جلد 1، صفحہ نمبر 262

۷۔ مولانا امین احسن اصلاحی تدبر قرآن، جلد 2، صفحہ نمبر 277

۸۔ ابوعبداللہ القرطبی، تفسیر قرطبتی جلد 3، صفحہ نمبر 134

۹۔ مولانا عبدالماجد دریابادی، تفسیر ماجدی، صفحہ نمبر 221

۱۰۔ پروفیسر حافظ احمد یار، مطالعہ قرآن

۱۱۔ الشیخ ابن نواب، تفسیر النساء، صفحہ نمبر 225

۱۲۔ القرآن، سورہ حشر, آیت 2

۱۳۔ سورہ الانبیاء، آیت 80

۱۴۔ سورہ تحریم، آیت 12

۱۵۔ سورہ یوسف، آیت 48

۱۶۔ سورہ نور، آیت 33

۱۷۔ سورہ نساء، آیت 24

۱۸۔ سورہ نساء، آیت 24

۱۹۔ سورہ نساء، آیت 25

۲۰۔ سورہ نور، آیت 4

۲۱۔ پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری، قرآن کے دامن میں, صفحہ نمبر 150-151

۲۲۔ سید قطب شہید، في ظلال القرآن، جلد 2, صفحہ نمبر 22

۲۳۔ پردہ، صفحہ نمبر 187

۲۴۔ سورہ نور، آیت 3

۲۵۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن استطاع

۲۶۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح

۲۷۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب من رای امرءۃ فوقعت

۲۸۔ ابن ماجہ للالبانی، جلد 1، 14972

۲۹۔ مشکوۃ المصابح، کتاب النکاح، الفصل الثالث

۳۰۔ سنن ترمذی، جلد 1، ح765

۳۱۔ سید ابوالاعلی مودودی، پردہ، صفحہ نمبر 189

۳۲۔ الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین شامی ردالمختار 16/4

۳۳۔ ابن نجیم، البحر الرائق، 11/5

۳۴۔ ابن رشد، بدایۃ المجتہد، 47/12

۳۵۔ الشافعی، کتاب الام، 154/2

۳۶۔ ابن قدامہ، المقنع، 452/3

۳۷۔ تفسیر مظہری

۳۸۔ سید قطب شہید، تفسیر فی ظلال القرآن۔